سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

صلوۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ

- پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ اور ثنا کے بعد 15 مرتبہ
- سورہ فاتحہ اور سورت کے بعد رکوع سے پہلے 10 مرتبہ
- رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد 10 مرتبہ
- رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یعنی قومہ میں 10 مرتبہ
- پہلے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد 10 مرتبہ
- دونوں سجدوں کے درمیان 10 مرتبہ
- دوسرے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد 10 مرتبہ

اسی طرح چار رکعت مکمل پڑھیں۔

DAWATEISLAMI.NET

خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے باقی سب جگہ دس دس بار یہ تسبیح پڑھے ہر رکعت میں 75 مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی 300 مرتبہ ہوگی اپنے خیال سے گنتا رہے یا انگلیوں کے اشاروں سے تسبیح کا شمار کرتا رہے۔ (جنتی زیور ص 306 ملخصا)

صلاۃ التسبیح
کا طریقہ

اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھے
پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر پندرہ بار پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللہ اور
اَلْحَمْد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع
سے سر اٹھائے اور بعد تسمیع و تحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار کہے پھر سجدہ
سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یوہیں چار رکعت پڑھے ہر
رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔

(بہار شریعت، ج 1، ص 683)

/maulanaimranattari
/iamimranattari

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ (وفات:204ھ) فرماتے ہیں: میں یہ چاہتا ہوں کہ لوگ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر کے دن میں بھی رات کی طرح دلچسپی سے عبادت کریں اور امام شعبی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر کا دن بھی رات کی طرح افضل ہے۔ (1)

تارِکُ السّلطنت، مخدوم حضرت سیِّد اشرف جہانگیر سمنانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ (وفات: 808ھ) کے ملفوظات میں ہے: 27 رمضانُ المبارک دن میں بارہ رکعت نماز ادا کرے اس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، آیۃُ الکرسی اور سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص 7 بار پڑھے، جب نماز سے فارغ ہو جائے تو 3 بار کہے: لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ پھر 3 بار درودِ پاک بھیجے۔ تو اللہ پاک قیامت کے دن اس سے بے حساب عذاب دور فرمائے گا اور وہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے ساتھ جنّت میں داخل ہو گا۔ (2)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ماہِ رمضانُ المبارک اور اس کی مخصوص راتوں بالخصوص رمضانُ المبارک کی 27ویں شب عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ ساری زندگی اللہ کریم کی اطاعت و عبادت میں بسر کریں تاکہ ہم بروزِ محشر اللہ کریم کی بارگاہ میں سُرخرو ہو کر جہنم کے عذاب سے بچنے میں کامیاب ہو سکیں۔ اے اللہ! اپنے پیارے حبیب کے طُفیل ہم گناہگاروں کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر کی برکتوں سے مالامال فرما اور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادت کی توفیق مرحمت فرما۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... لطائف المعارف، ص235

2 ... لطائف اشرفی، 2/235

شب قدر کی نماز اور دعائیں: روایت ہے کہ جو شبِ قدر میں اخلاصِ نیت سے نوافل پڑھے گا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(تفسیر روح البیان، ج ۱۰، ص ۴۸۰_۸۱، پ ۳۰، القدر: ۳)

{۱} شبِ قدر میں چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں ''الحمد'' کے بعد سورۃ انا انزلناہ تین مرتبہ اور قل ھو اللّٰہ پچاس مرتبہ پڑھے پھر سلام کے بعد سجدہ میں جا کر ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر جو دعا مانگے ان شاء اللہ تعالیٰ مقبول ہوگی۔ (فضائل الشھور و الایام)

{۲} حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے شبِ قدر مل جائے تو میں کون سی دعا پڑھوں؟ تو ارشاد فرمایا کہ تم یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء بالعفو و العافیۃ، ج۴، ص۲۷۳، رقم ۳۸۵۰)

{۳} ایک روایت میں ہے کہ جو شخص رات میں یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لے گا تو اس نے گویا شبِ قدر کو پا لیا۔ لہٰذا ہر رات اس دعا کو پڑھ لینا چاہئے۔ دعا یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

{۴} یہ دعا بھی جس قدر زیادہ پڑھ سکیں پڑھیں۔ یہ بھی حدیث میں آیا ہے، دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ

(1) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم شبِ قدر میں نماز ادا فرماتے، قرآنِ کریم کی تلاوت، دُعا اور ذِکر واَذْکار بھی فرماتے۔ (2)

(2) مولائے کائنات، امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: جو شخص رمضان المبارک کی 27ویں شب دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ اس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص 100 بار پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر 100 بار درودِ پاک پڑھے تو اس شخص کو بے شمار اجر و ثواب حاصل ہو گا۔ (3)

(3) حضرت سیِّدُنا علامہ اِسْمٰعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: جو شبِ قدر میں خلوصِ نیت سے نوافل پڑھے گا، اُس کے اگلے پچھلے گُناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (4)

لہٰذا اس رات کو ہر گز غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے کیونکہ جو اس رات رحمتِ الٰہی سے محروم ہو گیا تو وہ بہت ہی بدنصیب ہے، چنانچہ

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے اَفضل ہے جو شخص اُس رات سے مَحروم رہ گیا گویا تمام بھلائی سے مَحروم رہ گیا اور اُس کی بھلائی سے مَحروم نہیں

1... ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی فضل العشر الاواخر۔۔۔الخ، 357/2، حدیث: 1768

2... لطائف المعارف، ص 235 ملتقطاً

3... جواہر خمسہ، ص 27

4... روح البیان، پ30، القدر، تحت الآیۃ: 3، 481/10

شبِ قدر کی دُعا:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا روایت فرماتی ہیں: میں نے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر مجھے شبِ قَدَر کا عِلم ہو جائے تو کیا پڑھوں؟ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس طرح دُعا مانگو: **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔** (2)

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل   نام غفار ہے ترا یارب (3)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ و علی آلک و اصحابک یا حبیب اللہ

دار الافتاء نور العرفان

جامع مسجد معصوم شاہ بخاری پولیس چوکی کھارادر باب المدینہ (کراچی) - 74800 پاکستان
Timing 12pm to 6pm sunday open, Phone: 021-2203646 --2201413

ریفرنس نمبر 2044 تاریخ 05-05-2011

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نفل نماز کی جماعت کروانا کیسا ہے؟ نیز تداعی کے ساتھ جماعت کا کیا مطلب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

تداعی کا لغوی معنی "ایک دوسرے کو بلانا" ہے اور تداعی کے ساتھ جماعت کا مطلب ہے کہ اعلان کے ساتھ جو جماعت ہو اس میں امام کے سوا کم از کم چار آدمی شریک ہوں۔ نفل کی جماعت کے بارے میں علماء کرام کی آراء مختلف ہیں، اس مسئلہ کی اصل یہ ہے کہ جب نوافل کی نماز بغیر تداعی کے ہو تو سب علماء کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے، اور جب تداعی کے طور پر ہو تو تین مقتدیوں تک تو سب متفق ہیں کہ اس میں کوئی کراہت نہیں، لیکن جب تین سے زائد مقتدی ہوں تو اس کے بارے میں دو اقوال ملتے ہیں ایک قول کے مطابق تداعی کے ساتھ نوافل کی جماعت مکروہ تنزیہی "یعنی خلاف اولیٰ" ہوگی، جب کہ دوسرے قول کے مطابق بعض علماء کرام لوگوں میں عبادت کے معاملے میں سستی کے پیش نظر تداعی کے ساتھ تین نمازیوں سے زائد میں بھی بلا کراہت جواز کے قائل ہیں، اور اب چونکہ لوگوں میں سستی بڑھ گئی ہے اور عبادات کی طرف رجحان کم ہوتا جا رہا ہے لہٰذا اس زمانے دوسرے قول کو اختیار کیا جائے گا۔ جیسا کہ امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے ایک فتوی مبارکہ سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: "علماء نے بنظر منع کسل وملال (یعنی سستی اور زحمت کو روکنے کی طرف توجہ کرنے کے باعث) اقل مدت ختم قرآن عظیم (یعنی قرآن پاک ختم کرنے کی کم سے کم مدت) تین دن مقرر فرمائی، مگر اہل قدرت ونشاط بعبادت (یعنی ہر قسم کی عبادات کی ہمت ورغبت رکھنے والوں کو) ایک شب میں ختم قرآن کی ممانعت نہیں، بہت اکابر دین سے منقول ہے، کما بسطہ المولی عبد الغنی النابلسی قدس سرہ القدسی فی الحدیقۃ الندیۃ و غیرہ فی غیرھا (یعنی جیسا کہ اس پر تفصیلی بحث علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے اپنی کتاب الحدیقۃ الندیہ اور دیگر علماء نے اپنی کتب میں کی ہے۔ خود امام اعظم رضی اللہ عنہ نے دو رکعت میں قرآن شریف ختم کیا، کما فی الدر المختار (جیسا کہ در مختار میں ہے)

نفل غیر تراویح (یعنی تراویح کے علاوہ نفل نماز) میں امام کے سوا تین آدمیوں تک تو اجازت ہے ہی، چار کی نسبت کتب فقہیہ میں "کراہت" لکھتے ہیں، یعنی "کراہت تنزیہہ" جس کا حاصل (یعنی نتیجہ) "خلاف اولیٰ" ہے نہ کہ "گناہ وحرام" کما بیناہ فی فتاوٰنا (جیسا کہ ہم نے اسے اپنے فتاوی میں بیان کیا ہے)

مگر مسئلہ "مختلف فیہ ہے" (یعنی یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس میں علماء کرام کی آراء مختلف ہیں) اور بہت اکابر دین سے جماعت نوافل بالتداعی ثابت ہے، اور عوام فعل خیر سے (یعنی اچھے کام) سے منع نہیں کئے جائیں گے، علماء امت وحکماء ملت نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے، درمختار میں ہے: "ا

العوام فلا يمنعون من تكبير ولا تنفل اصلا لقلة رغبتهم في الخيرات (بحر) "یعنی عوام کو تکبیرات اور نوافل سے کبھی منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ پہلے ہی نیکیوں میں ان کی رغبت کم ہوتی ہے۔"

اسی میں ہے: "فلا يمنع العامة من التكبير في الاسواق في ايام العشر وبه ناخذ بحر و مجتبى وغيره" "یعنی عوام کو (ذی الحجہ) کے دس دنوں میں بازار میں تکبیرات پڑھنے سے منع نہیں کیا جائے گا اسی پر ہمارا عمل ہے۔"

حدیقہ ندیہ میں ہے: "ومن هذا القبيل نهي الناس عن صلاة الرغائب بالجماعة وصلاة ليلة القدر ونحو ذلك وان صرح العلماء بالكراهة بالجماعة فيها فلا يفتى بذلك العوام لئلا تقل رغبتهم في الخيرات وقد اختلف العلماء في ذلك فصنف في جوازها جماعة من المتأخرين وابقاء العوام راغبين في الصلاة اولى من تنفيرهم" "یعنی لوگوں کو نماز رغائب باجماعت اور لیلۃ القدر کے موقع پر نماز وغیرہ سے منع کرنا بھی اسی قبیل سے ہے (یعنی جس طرح عوام الناس کو بازاروں میں تکبیر سے منع نہ کیا جائے اسی قسم سے یہ دو نفل نمازیں بھی ہیں یعنی ان سے بھی منع نہ کیا جائے) اگرچہ علماء نے نوافل کی جماعت کے بارے میں کراہت کی تصریح کی ہے مگر عوام میں یہ فتوی نہ دیا جائے تاکہ نیکیوں میں رغبت کم نہ ہو، علماء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے اور متاخرین میں سے بعض نے اس کے جواز پر بھی لکھا ہے، عوام کو نماز کی طرف راغب رکھنا انہیں نفرت دلانے سے کہیں بہتر ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 7 صفحہ 464، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ
ابو محمد علی اصغر العطاری المدنی
26 جمادی الثانی 1429ھ 30 جون 2008ء

الجواب صحیح
ابو الصالح محمد قاسم القادری